رجسٹرڈ ایل - نمبر (۷۰۶)

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ

نور

اخبار

قادیان دار الامان سے پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے

ڈھٹا نور محمدی ڈھٹا نبی رسول

نانک قدرت دیکھ کر خودی گئی سب بھول

مورخہ یکم نومبر ۱۹۱۱ء

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور اس کی برکات کا ذکر کرنا - اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا (۲) آریوں اور عیسائیوں سے اسلام کو بچانا الزامات کے گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا (۳) تاج برطانیہ کی خیر خواہی - سکھ قوم میں باوا نانک صاحب جی کی تعلیم کا پرچار کرنا

ضوابط

(۱) یہ پرچہ ہر انگریزی مہینے کی یکم اور پندرہ کو شائع ہوتا ہے

(۲) عام قیمت سالانہ ؏ ششماہی ؏ واعظین اور طلباء سے ایک روپیہ پیشگی -

(۳) امرائے عظام سے امتیازی قیمت پانچ روپیہ سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا اور ایسے حضرات کے اسمائے گرامی سرپرستان رسالہ کی فہرست میں درج ہونگے ،،

KHILAFAT LIBRARY

نمبر ۲۳	ایڈیٹر شیخ محمد یوسف نومسلم سابق سورن سنگھ کمار وودان ،، ،، ،،	جلد ۳

غیر معمولی خوشی پر غیر معمولی فائدہ

مفت ! مفت !!!

ایڈیٹر نور کی صحت یابی کی خوشی پر دفتر نور نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ "آریہ دھرم کا پول" جو در حقیقت آریہ سماج کی کل کی کل مستند کتابوں کا نچوڑ اور عرق ہے جسکی مقبولیت کا یہ عالم ہوا ہے کہ جب اس کے نفس مضمون کو لیکچر کی صورت میں ایک بڑے پنڈال میں بیان کیا گیا تو شائع ہونے سے پہلے ہی ۵۰۰ کاپیوں کی درخواستیں آگئیں ایسی نادر کتاب کو خریداران نور میں مفت تقسیم کیا جائیگا ۔

جن احباب کرام کا سال یکم اکتوبر تا یکم دسمبر ختم ہوچکا ہے یہ گوہر بے بہا یکم دسمبر کے نور کے ساتھ وی پی پیکٹ میں مفت ارسال خدمت کیا جاویگا علیحدہ درخواست کرنیکی ضرورت نہیں ،، (مینیجر "نور" قادیان)

کیا آپ پیاسے ہیں ؟

یہ ہمارا الاکسیر برینڈ پوڈر پیاس کا بجھانے والا ہے - یہ پوڈر ہر شخص کیلئے معمولی پانی کے ساتھ نہایت نفیس اور خوب مزیدار اور ٹھنڈا اور جھاگدار شربت بناتا ہے اور ساتھ ہی نہایت ہاضم بھی ہے -

قسمیں

سوڈا - لیمن (لیمو) - روز (گلاب) - جنجر (ادرک) - پائن ایپل (الاناس)

قیمت سبکی یکساں

ایک پونڈ ٹین جس سے بخوبی اسی گلاس نہایت لذیذ بنایا جا سکتا ہے - ؏

نصف پونڈ جس سے ۴۰ گلاس شربت بنایا جا سکتا ہے - ؏

چوتھائی ،، ،، ۲۰ گلاس ،، ،، ۹/

بہت سی سندوں سے چند

آپ کا پوڈر بہت خوش ذائقہ اور مفید ہے یہ ہر شخص کے لئے یکساں ضروری چیز ہے - خصوصاً مسافروں کے لئے تو گویا آسمانی نعمت ہے (راس سکفرسن منیجر بارانگر جوٹ فیکٹری چیرمین بارانگر میونسپلٹی ۲۴ - پرگنہ)

آپکا مرسلہ سوڈا لیمن جنجر بہت ہی عمدہ لذیذ خوشگوار تحفہ ہے - آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں اور پھر تکلیف دیتا ہوں کہ حسب ذیل پوڈروں کو مرحمت فرما کر مشکور فرماویں - (شاہ عبد الکریم الفضاری الوزیاں ضلع بلیہ) آپ نے پوڈر مجھے بھیجے تھے وہ فی الواقع اثر رکھتے ہیں اور ہر طرح مزیدار اور فائدہ مند ہیں ،، (ایچ ایم مصطفیٰ خاں آنریری مجسٹریٹ قنوج)

الاکسیر کمپنی ۲۸ کلاؤ اسٹریٹ کلکتہ

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شیخ محمد یوسف کے لئے قادیان سے شائع ہوا

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آداب واخلاق

(ایک فاضل کے قلم سے)

واضح ہو کہ ظاہر کے آداب باطن کے آداب کے عنوان ہوتے ہیں - اور اعضاء ظاہری کی حرکات دلی باتوں کے ثمرہ ہے - اور اعمال نتیجے اخلاق کے ہیں - اور آداب انجام معرفتوں کے - اور رازہائے درونی افعال کے تخم اور منبع ہیں اور ظاہر پر باطن کا نور پڑ جاتا ہے - اور اُس کی بُرائیوں کی خوبیوں سے بدل دیتا ہے - اور جس شخص کا دل خشوع نہیں کرتا اُس کے اعضاء ظاہری بھی خشوع نہیں کرتے اور جس کا سینہ انوار الٰہی کا محل نہیں ہوتا اُس کے ظاہر پر بھی چمک آداب نبوی کی نہیں پڑتی اس لئے مناسب معلوم ہُوا کہ اس پرچہ میں صرف آداب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ کے اخلاق جو اسناد کے ساتھ مروی ہیں لکھوں - اور اُن سب کو جدا جُدا اسناد حذف کرکے بیان کروں - تاکہ وہ سب ایک جگہ ہو جائیں - اور یہ فائدہ ہو کہ آپکے اخلاق کریمہ دیکھ کر ایمان کی تجدید اور تاکید ہو جائے - کیونکہ آپ کی ایک ایک عادت شریف ایسی ہے جس سے قطعاً معلوم ہوتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے نہایت بزرگ اور رتبہ میں برتر اور قدر میں بزرگتر ہیں تو جس صورت میں سب آپ کی ذات اقدس میں اکٹھی ہیں تو کیسے افضل اور اعلیٰ ہونگے - پھر اخلاق کے بعد آپ کا سراپا مذکور کروں پھر اُن معجزات کو لکھوں جو صحیح احادیث میں آئے ہیں - تاکہ مکارم اخلاق کا بیان کامل ہو اور پنبہ غفلت منکروں کے کانوں سے زائل - اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ عادات اور احوال میں اور تمام امور دینی میں ہم سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں اور اُن کی اقتداء کا دم بھریں کہ وہی حیرت والوں کا راہنما اور مضطروں کے لئے مجیب الدعا ہے - ہرچند یہ مطلب دریائے ناپیدا کنار ہے مگر ہم ...... اس مضمون کو لکھتے ہیں -

KHILAFAT LIBRARY

بیان اول

اس ذکر میں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب اور صفی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تادیب قرآن مجید سے فرمائی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تضرع اور زاری بدرگاہ باری بہت کرتے - اور ہمیشہ سوال کرتے کہ مجھکو محاسن آداب اور مکارم اخلاق سے آراستہ کر اور یوں دعا مانگتے - اللّٰھم[۱] حسن خلقی وخُلقی اور فرماتے اللّٰھم[۲] جنبنی منکرات الاخلاق - تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور اپنی اس دُعا کو پُورا کیا - ادعونی استجب لکم - یعنی تم مجھ سے دُعا مانگو میں قبول کرونگا - اور آپ پر قرآن مجید نازل فرمایا - اور اُس سے آپ کو اخلاق سکھلایا تو آپ کا خلق قرآن مجید ہے - چنانچہ سعد بن ہشام کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رض کی خدمت میں گیا - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا حال اُن سے پوچھا اُنھوں نے فرمایا کہ تو قرآن پڑھتا ہے - میں نے کہا ہاں - اُنھوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن مجید تھا - اور قرآن مجید سے آپ کو ادب اس طرح سکھلایا کہ ارشاد فرمایا - خذ[۳] العفو وامر بالمعروف واعرض عن الجاھلین اور فرمایا ان اللہ یامر[۴] بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی - اور فرمایا واصبر[۵] علیٰ ما اصابک ان ذالک من عزم الامور اور فرمایا ولمن[۶] صبر وغفر ان ذالک لمن عزم الامور اور فرمایا فاعف عنھم واصفح ان اللہ یحب المحسنین اور فرمایا ولیعفو[۷] ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم اور فرمایا ادفع[۸] بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم اور فرمایا الکاظمین[۹] الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین - اور فرمایا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضًا اور جب جنگ احد میں آپ کے

---

[۱] الٰہی میرا ظاہر و باطن اچھا کر - احمد بروایت ابن مسعود عائشہ رضؓ اور ان کے الفاظ یہ ہیں اللھم حسنت خلقی فاحسن خلقی - یعنی الٰہی تو نے میری پیدائش اچھی بنائی تو میری عادت بھی اچھی کر [۲] الٰہی مجھکو بُرے اخلاق سے علیحدہ رکھ ترمذی وحاکم بروایت قطبیہ [۳] خوب کر معاف کرنا اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر جاہلوں سے [۴] اور حکم کرتا ہے انصاف کو اور بھلائی کو اور دینے کو ناتے والے کے اور منع کرتا ہے بےحیائی کو اور نامعقول کام کو اور سرکشی کو [۵] اور سہا جو کچھ تجھ پر پڑے - بیشک یہ ہیں ہمت کے کار [۶] البتہ جس نے سہا اور معاف کیا - بیشک یہ کام ہمت کے ہیں -

[۸] کیا اس سے بہتر جو تو دیکھے تو جس میں تجھ میں دشمنی تھی وہ دوستدار ہے ناتے والا [۹] تھامتے ہیں غصہ کو اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ چاہتا ہے نیکی والوں کو

دندان مبارک کی چوکڑی ٹوٹ گئی اور سر مبارک میں ضرب آئی تو خون چہرہ مبارک پر بہتا تھا اور آپ خون کو پونچھتے جاتے تھے - اور فرماتے تھے کیسے بھلا ہوگا اُس قوم کا جس نے اپنے نبی کے چہرہ کو خون سے رنگین کیا - حالانکہ وہ اُن کو اُن کے پروردگار کی طرف بلاتا ہے - اُس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو ادب سکھلانے کے وہ آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر شی او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظلمون[1] اور اس طرح کی تادیبیں قرآن مجید میں بیشمار ہیں اور تادیب اور تہذیب سے مقصود اصل آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں پھر آپ کی ذات پاک سب سے خلق پر پرتو پڑتا ہے - اس لئے قرآن مجید سے آپ کو ادب سکھایا گیا اور خلق کو آپ سے ادب تعلیم کیا گیا - اور اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ مکارم اخلاق کو پورا کروں پھر آپ نے خلق کو محاسن اخلاق کی باتوں کی ترغیب دی پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ کا خلق کامل کر دیا تو تعریف فرمائی اور یہ ارشاد کیا وانک لعلی خلق عظیم[2] - سبحان اللہ اس کی کیا بڑی شان اور کتنا کامل احسان اور کیسا فضل عظیم اور لطف عمیم ہے کہ آپ ہی اپنے نبی کریم کو خلق سے آراستہ کیا اور آپ ہی تعریف فرماتا ہے - اور خلق کو آپ کی طرف منسوب کرتا ہے - کہ تو بڑے خلق پر ہے - پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلق سے بیان فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ مکارم اخلاق کو پسند فرماتا ہے - اور اُن میں سے بُرے اخلاق سے بغض رکھتا ہے - اور حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ مرد مسلمان سے تعجب ہے کہ اُس کے پاس کوئی اُس کا مسلمان بھائی کسی ضرورت کو آوے - اور اپنے نفس کو دوسرے کے ساتھ بھلائی کرنے کے قابل نہ سمجھے - بھلا اگر اس کو توقع ثواب کی یا خوف عذاب کا نہ ہو تو اس کو یہ چاہیئے کہ مکارم اخلاق کی طرف مبادرت کرے کہ اُن سے راہ نجات کا پتہ ملتا ہے - ایک شخص نے عرض کیا کہ آپ نے اسکو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے - حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہاں مع اور بات کے جو اس سے بھی بہتر ہے - یعنی جب طے کے قیدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کئے گئے تو ان میں ایک لڑکی بھی تھی اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر آپ مصلحت سمجھیں تو مجھکو رہا فرمائیں اور قبائل عرب کو مجھ پر نہ ہنسائیں کہ اپنی قوم کے سردار کی بیٹی ہوں میرا باپ اپنی قوم کی حمایت کرتا تھا اور قیدی کو رہا کرتا تھا - بھوکے کا پیٹ بھرتا اور کھانا کھلاتا تھا اور سلام کا افشار کرتا تھا - کبھی کسی حاجت کے طالب کو محروم نہیں پھیرا - میں حاتم طائی کی بیٹی ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لڑکی یہ صفت سچے ایمانداروں کی ہے - اگر تیرا باپ مسلمان تھا تو ہم نے تجھپر رحم کیا اور لوگوں سے ارشاد فرمایا کہ اُس کو چھوڑ دو کہ اس کا باپ مکارم اخلاق کو اچھا جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ مکارم اخلاق کا دوستدار ہے - بس ابو بردہ بن نیاز کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کیا مکارم اخلاق کو دوست رکھتا ہے آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جنت میں بجز خوش اخلاق کے اور کوئی داخل نہ ہوگا - اور حضرت معاذ بن جبل رضؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کا محیط مکارم اخلاق اور محاسن اعمال کو کر دیا ہے اور منجملہ ان کے یہ باتیں ہیں باہم اچھی طرح رہنا - عمدہ فعل کرنا پہلو کا ملائم رکھنا خیرات دینا - کھانا کھلانا - سلام کا افشا کرنا - مسلمان بیمار کو پوچھنا - نیک ہو یا بد مسلمان کے جنازہ کے ہمراہ جانا - اور جس شخص کے ہمسایہ میں رہے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر اُس کے ساتھ اچھی طرح رہنا - اور بوڑھے مسلمان کی عزت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا اور دوسرے کی دعوت کرنا اور معاف کرنا اور لوگوں میں صلح کرانا - اور جود او کرم اور سماجت کرنا اور ابتداء السلام کرنا - اور غصہ کا پی جانا اور درگذر کرنا - اور جو چیزیں اسلام نے حرام کر دی ہیں اُن سے اجتناب کرنا - یعنی کھیل اور باطل اور غنا اور آلات لہو تمام ہا - اور ہر کینہ اور عیب کی بات اور غیبت اور جھوٹ اور بخل اور کنجوسی اور جفا اور دغا اور فریب اور چغلی اور آپس میں بگاڑ ڈالنا اور قرابت کو توڑنا اور بدخلقی اور تکبر اور شیخی اور اترانا اور بڑائی مارنی اور فحش کہنا اور فحش سُننا اور کینہ اور حسد اور بدفالی اور سرکشی اور حد سے گذرنا اور ظُلم - حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمدہ نصیحت ایسی نہیں چھوڑی جس کی طرف ہم کو نہ بلایا ہو اور نہ کوئی عیب اس قسم کا چھوڑا کہ جس سے ہمکو ڈرایا نہ ہو یا منع نہ کیا ہو - اور ان سب باتوں سے یہ آیت کفایت کرتی ہے کہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان[3] الایہ - اور حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اس طرح وصیت فرمائی کہ ای معاذ میں تجھکو وصیت کرتا ہوں خدائے تعالیٰ سے ڈرنیکی

[1] تیرا اختیار کچھ نہیں یا آنکہ توبہ دیوے یا ان کو عذاب کرے کہ وہ ناحق پر ہیں -

[2] اور تو پیدا ہوا ہے بڑے خلق پر -

KHILAFAT LIBRARY

[3] اللہ حکم کرتا ہے انصاف کرنیکا اور نیکی کرنیکا -

اور جس بولنے کی اور عہد پورا کرنے اور امانت ادا کرنے اور خیانت نہ کرنے اور ہمسایہ کا لحاظ رکھنے اور یتیم پر رحم کرنے اور نرم گفتگو کرنے اور سلام کے فاش کرنے کی اور حسن عمل اور کوتاہ کرنے امل کی اور ایمان پر جمے رہنے اور قرآن کی سمجھ پیدا کرنے اور آخرت کی محبت اور حساب سے خائف رہنے اور بازو کو پست رکھنے کی اور میں تجھکو منع کرتا ہوں کہ کسی حکیم کو گالی مت دینا اور سچے کو جھوٹا مت ٹھہرانا اور کسی گناہگار کی اطاعت مت کرنا اور زمین میں فساد مت کرنا اور تجھکو وصیت کرتا ہوں خدا سے ڈرنے کی ہر پتھر اور درخت اور ڈھیلے کے پاس اور یہ کہ ہر گناہ کے لیے توبہ نئی کرنا۔ پوشیدہ گناہ کے لیے پوشیدہ توبہ اور ظاہر کے لیے ظاہر۔ غرضیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اس طرح ادب اور تعلیم فرمایا۔ اور جس کو مکارم اخلاق اور محاسن آداب کی طرف بلایا۔

KHILAFAT LIBRARY

بیان دوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن اخلاق میں جن کو بعض علماء نے احادیث سے چنکر جمع کیا ہے اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ حلیم تھے۔ سب سے زیادہ شجاع تھے۔ سب سے زیادہ عادل تھے۔ سب سے زیادہ پارسا تھے۔ کبھی آپ کا دست مبارک ایسی عورت کو نہ لگا جو آپ کی ملک نہو یا آپ کی محرم نہو سب سے زیادہ سخی تھے۔ آپ کے پاس دینار و درم رات کو نہ رہتا تھا۔ اور اگر بچ رہتا اور ایسا شخص نہ ملتا جسکو عطا فرمائیں اور یکایک رات ہو جاتی تو آپ مکان میں تشریف نہ لاتے جب تک کہ بچے ہوئے کسی محتاج کو نہ دے چکتے۔ جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا اُس میں سے بجز سال بھر کی اپنی غذا کے نہ لیتے اور وہ بھی سب سے زیادہ ارزاں اور سہل للوصول خرما اور جو کی ہوتی تھی اور باقی سب کو فی سبیل اللہ خرچ کرتے جس چیز کا سوال کوئی آپ سے کرتا اُس کو مرحمت فرماتے۔ پھر آپ اپنے سال بھر کی قوت میں سے بھی دے ڈالتے۔ اور سائلین کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات برس گذرنے سے پیشتر زبان کی ضرورت پڑتی۔ بشرطیکہ کوئی چیز آپ کے پاس نہ آجاتی اور اپنا جوتا گانٹھتے۔ اور کپڑے میں پیوند لگاتے۔ اور اپنے گھر کی ٹہل کرتے۔ اور ازواج مطہرات کے ساتھ گوشت کاٹتے سب لوگوں سے زیادہ حیادار تھے۔ کہ کسی کے چہرہ پر آپ کی نگاہ نہ جمتی۔ آزاد اور غلام کی دعوت منظور فرماتے۔ اور ہدیہ قبول فرماتے گو ایک گھونٹ دودھ کا ہو۔ یا ران خرگوش کی اور ہدیہ کی مکافات فرماتے۔ اور صدقہ کو نہ کھاتے۔ لونڈی اور مسکین کی دعوت قبول فرمانے سے تکبر نہ فرماتے اُن کے ساتھ چلے جاتے۔ اپنے پروردگار کی خاطر غصہ فرماتے اور اپنے نفس کی خاطر غصہ نہ فرماتے۔ حق کو جاری فرماتے گو اُس میں آپ کا اور آپ کے اصحاب کا نقصان ہوتا۔ مشرکوں نے آپ سے درخواست کی کہ ہم آپ کے طرفدار ہو کر دوسرے مشرکوں سے عوض لیں اور اُس وقت آپ کے پاس آدمیوں کی اتنی قلت تھی کہ اگر ایک شخص بھی آپ کے ساتھیوں میں زیادہ ہوتا تو اُس کی بھی ضرورت تھی۔ مگر آپ نے انکار کیا اور فرمایا کہ میں شرک سے مدد نہیں لیتا ہوں۔ اور ایک شخص کو اپنے فضلاء صحابہؓ اور اخیار اصحاب میں سے یہودیوں میں مقتول پایا مگر آپ نے اُن پر ظلم نہ کیا اور نہ تلخ سے زیادہ بڑھے بلکہ اُس مقتول کی دیت سو اونٹنیاں دیں۔ حالانکہ اس وقت اصحاب کو اونٹ کی سخت ضرورت تھی۔ کہ ایک بھی ملتا تو اُس سے قوت حاصل کرتے۔ اور بھوک کے مارے اپنے شکم مبارک پر پتھر باندھتے تھے۔ جو موجود ہوتا تناول فرماتے اور جو پاتے اُس کو نہ ہٹاتے۔ اور حلال کھانے سے ورع نہ فرماتے اور اگر خرما بدون روٹی کے پاتے تو اُس کو ہی نوش جان فرماتے۔ اور اگر بھنا ہوا گوشت ملتا تو وہی کھالیتے۔ اور اگر روٹی گیہوں یا جو کی ملتی اُس کو کھالیتے۔ اور اگر میٹھا یا شہد پاتے تو اُس کو ہی کھالیتے۔ اور اگر دودھ بدون روٹی کے پاتے تو اُس پر اکتفا فرماتے۔ اور اگر خربزہ یا تر خرما ملتا تو وہی کھالیتے۔ تکیہ لگا کر نہ کھاتے اور نہ اونچے خوان پر رکھکر کھانا کھاتے آپ کا رومال دونوں تلوے پائے مبارک کے تھے۔ گیہوں کی روٹی سے تا زیست تین دن پیہم پیٹ نہیں بھرا۔ اور یہ امر مفلسی اور بخل کی وجہ سے نہ تھا بلکہ نفس کو مطیع اور مغلوب رکھنے کے لئے۔ ولیمہ کی دعوت قبول فرماتے بیمار کی عیادت فرماتے اور جنازہ کے ہمراہ تشریف لے جاتے۔ دشمنوں میں بلا نگہبان تنہا پھرتے۔ تواضع میں سب سے زیادہ اور وقار میں سب سے بڑھکر تھے۔ بدون تکبر کے کلام میں سب سے زیادہ بلیغ بدون تطویل کے سب سے زیادہ خندہ پیشانی تھے۔ امور دنیا میں سے آپ کو کوئی چیز تعجب میں نہ ڈالتی۔ جو پہننے کو پاتے وہ پہن

پہنتے۔ کبھی شملہ یعنی چھوٹا کمبل اور کبھی یمن کی چادر اور کبھی صوف کا جبہ جو مباح مال سے ملتا اس کو پہن لیتے۔ آپ کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ اُس کو دہنے ہاتھ اور بائیں کی چھنگلیا میں پہنا کرتے تھے اپنے پیچھے اپنے غلام کو یا دوسرے شخص کو سوار کر لیتے تھے جو سواری بہم ہوجاتی اُس پر سوار ہوجاتے۔ کبھی گھوڑی پر گاہے اونٹ پر کبھی سبزہ خچر پر کبھی دراز گوش پر اور کبھی پیادہ برہنہ پا بدون چادر اور عمامہ اور ٹوپی کے چلتے۔ اور مدینہ منورہ کے پرلے کنارے پر بیماروں کی عیادت فرماتے۔ خوشبو کو آپ پسند فرماتے۔ اور بدبو کو مکروہ جانتے۔ فقیروں کے ساتھ بیٹھتے۔ مساکین کو ساتھ کھلاتے جو لوگ اخلاق میں افضل ہوتے اُن کا اکرام کرتے۔ اور اہل شرف کے ساتھ سلوک کرکے اُن کو پرچاتے۔ صلہ رحم فرماتے۔ نہ اس طرح پر کہ قریبوں کو اُن سے افضل شخصوں پر ترجیح دیتے۔ کسی پر جفا نہ فرماتے جو آپ کے سامنے عذر کرتا اُس کا عذر قبول کر لیتے۔ آپ مزاح فرماتے مگر سچ کے سوا اور کچھ نہ کہتے۔ مسکراتے اور زور سے نہ ہنستے۔ مباح کھیل کو دیکھتے۔ اور اُس کو منع نہ فرماتے۔ اور اپنے اہل کے ساتھ دوڑتے کہ کون آگے نکلے۔ آپ کے سامنے آوازیں بلند ہوتیں اور آپ صبر فرماتے۔ آپ کے پاس دودھیل اونٹنی اور بکری تھی۔ کہ اُن کا دودھ آپ اور آپ کے گھر والے پیتے تھے۔ اور آپ کے پاس لونڈیاں اور غلام تھے۔ کھانے اور پہننے میں آپ اُن سے برتری نہ فرماتے۔ کوئی وقت آپ پر ایسا نہ گذرتا جس میں اللہ تعالیٰ کے لئے کام یا اپنے نفس کی بہتری کے لیے امر ضروری نہ کرتے ہوتے۔ اپنے اصحاب کے باغوں میں تشریف لے جاتے کسی مسکین کو اُس کے مفلس اور اپاہج ہونے کے سبب سے حقیر نہ جانتے۔ اور نہ کسی بادشاہ سے اُس کی بادشاہت کی ہیبت سے نہ ڈرتے۔ بلکہ دونوں کو برابر اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیئے سیرت فاضلہ اور سیاست تامہ جمع کر دی تھی۔ آپ اُمّی ہیں کہ نہ پڑھے نہ لکھے۔ جہل کے ملکوں اور جنگلوں کے اندر حالت فقر اور بکریاں چرانے میں۔ یتیم پیدا ہوئے نہ باپ تھا نہ ماں تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب محاسن اخلاق اور اچھے طریقے اور پہلوں اور پچھلوں کے حالات اور جن باتوں سے آخرت میں فوز و نجات ہو اور دُنیا میں لوگ رشک کریں اور واجب امر پر لازم رہنا اور فضول کو ترک کرنا سب کچھ تعلیم فرمادیا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق دے کہ آپ کے امر کی اطاعت بجالائیں۔ اور آپ کے افعال کی اقتداء کریں۔ آمین یارب العالمین

KHILAFAT LIBRARY

حضرت خواجہ صاحب اور سوامی دیانند

مسافر آگرہ نے شروع مئی میں خواجہ کمال الدین صاحب پر یہ افترا باندھا تھا کہ خواجہ صاحب نے آگرہ کے اپنے ایک لیکچر میں سوامی دیانند کو پیغمبر اور رسول ظاہر کیا ہے۔ مسافر آگرہ کی اس تعجب انگیز اور چونکا دینے والی خبر کو پڑھ کر عاجز ایڈیٹر "نور" بے صبر ہوسکا۔ اور فوراً ایک عریضہ جناب خواجہ صاحب کی خدمت میں لکھا۔ اس کا جو جواب حضرت خواجہ صاحب نے دیا ہے وہ ناظرین کے لیے عموماً اور مسافر آگرہ کے لیئے خصوصاً قابل توجہ ہے۔ ہمیں خود بھی شملہ میں حضرت خواجہ صاحب کے لیکچر سُننے کا اتفاق ہوا۔ اس میں جس وضاحت کے ساتھ سوامی دیانند کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا وہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اخبار کے آئندہ نمبر میں سیر شملہ کے ضمن میں ہدیہ ناظرین کرینگے۔ اور اس وقت ہم صرف جناب خواجہ صاحب کا مضمون جو آپ نے ہمارے استفسار پر ارسال فرمایا ہے ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں:۔

"مسافر کے رپورٹر نے مسافر مورخہ ۲۔ جون سنہ ۱۹۱۱ء میں انجمن ہدایت اسلام آگرہ کی روئداد جلسہ لکھتے ہوئے میرے متعلق کچھ لکھا ہے۔ نکتہ چینی کا ہر ایک کو حق حاصل ہے۔ لیکن غلط واقعات کی بناء پر نکتہ چینی اپنی تاثیر کھودیتی ہے۔ جہاں ایک طرف مسافر کی اس تحریر کو دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی کہ میری دو مبسوط تقریروں میں جو دو دن پانچ چھ گھنٹہ کے اندر ختم ہوئیں اور جن میں صداقت اسلام اور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مختلف پہلوؤں سے بحث کی گئی آپ کے رپورٹر کو صرف دو تین امور قابل جرح نظر آئے وہاں اس بات پر بھی میں افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ کے رپورٹر سے کیوں غلط بیانیاں ہوگئیں۔ ویدوں میں سے رگوید کا ہی قدیمی ہونا میں نے آگرہ میں بیان کیا تھا اور یہ امر تو مجھے یاد پڑتا ہے کہ مڈل کلاس کی "تاریخی کورس" میں طلبہ پڑھ لیا کرتے ہیں۔ ہاں ہندو بھائیوں کے مقدس لٹریچر کا جو خلاصہ میں نے ذاتی تحقیق کی بناء پر دیا اس میں آپ کا رپورٹر حق رپورٹ ادا نہیں کرسکا۔ جو امور رگوید کے متعلق لیکچر میں بیان کئے گئے ان کو ایک حد تک سام وید کے متعلق اور جو یجروید کے متعلق لکھا گیا اُسے رگوید کی طرف رپورٹر نے منسوب کیا

رگوید کو ضرور میں نے الہامی بیان کیا۔ لیکن اُس کی موجودہ صورت کو محرف و مبدل بھی بیان کیا تھا اور اس میں آپ کے بزرگ بھی میرے ہم آواز ہیں۔ آپ کے مطالعہ کے لئے میں اپنی ایک تصنیف کرشن اوتار بھیجتا ہوں جس کا مطالعہ آپ پر ظاہر کردیگا کہ میں نے غائر نگاہ سے گیتا کو جو مہابھارت کا ایک حصّہ ہے پڑھا ہے اور جو عزّت و تکریم اُس ہند کے نبی کی میرے دل میں ہے وہ کرشن اوتار کے اوراق سے ظاہر ہے۔ اور عزّت و تکریم کو میں نے ہمیشہ اپنی تحریر و تقریر دونوں میں ملحوظ رکھا ہے۔ لیکن آپ کے رپورٹر نے نہ معلوم کیوں بیان کردہ واقعات کو اُن کی اصلی صورت میں بیان کرنا پسند نہیں کیا۔ میں نے ضرور دُنیا کی اخلاقی حالت جو بعثت نبی کریم صلعم کے وقت تھی اپنے پہلے دن کی تقریر میں بیان کی اور آپ کے رپورٹر کو اس کی صحت سے انکار نہیں ہوسکتا۔ ہاں ہندوستان کے متعلق جو کچھ میں نے کہا وہ آرین مقدس لٹریچر سے ہی اخذ کیا گیا تھا

اور میں نے اُنکو مہذب الفاظ میں بیان کیا لیکن کبھی آپ نے اس پیرائے پر بھی غور کیا جو آپ کے قدیمی لٹریچر نے ان مطالب کے اظہار میں اختیار کیا ہے۔ پنڈت صاحب یہ امور جو آج آپ کے رپورٹر کو فواحش نظر آئے وہاں تو تقدیس کا رنگ لئے ہوئے ہیں۔ دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند کا حوالہ بھی اسی لئے دیا گیا تھا کہ جو امور ایک سوسائٹی نے فواحش سمجھے ہیں وہ دوسری سوسائٹی کے نزدیک مذہبی تقدس اپنے اندر رکھتے ہیں بہتر ہوتا اگر آپ کا رپورٹر تعزیرات ہند کی اس دفعہ کے مطالب پر غور کرتا اور اسطرح

اپنا عدم تدبّر نہ ظاہر کرتا۔ سوامی دیانند جی کی میں نے بحیثیت ایک بُت شکن ہونے کے ہمیشہ عزّت کی ہے اور میں نے ہمیشہ یہ بھی حیرت ظاہر کی ہے کہ کیوں محمود غزنوی کو قابل ملامت اور سوامی جی کو قابل تعریف ایک ہی فعل کے لئے ٹھہرایا جاتا ہے۔ ہاں میں نے اُن کو نبی قرار نہیں دیا نہ میں نے اُن کو رام چندر جی مہاراج یا کرشن بھگوان کے پایہ سمجھا ہے۔ اور نہ آگرہ کے لیکچر میں میں نے ایسا بیان کیا۔ آپ کے رپورٹر نے ناظرین اخبار کو بلاوجہ خوش کرنیکا پیرایہ اچھا اختیار نہیں کیا۔ میں عنقریب دیانند جی کے متعلق لکھنے والا ہوں۔ ستیارتھ پرکاش کا مصنف مجھے مجموعہ تضاد نظر آتا ہے دیباچہ ستیارتھ پرکاش کے لکھنے والا فاضل محقق اور غیر مذاہب کے اصولوں کو غلط بیان کرکے بیجا نکتہ چینی کرنے والا انسان مجھے متحد لاین پر نظر نہیں آتے۔ اور میں خوش ہوں کہ آریہ پارٹی نے بھی اس امر کو محسوس کیا ہے یہاں کوشش ہو رہی ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے بعض حصّے اس میں سے الگ کئے جاویں کیونکہ بعض انھیں الحاقی قرار دیتے ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ دیانند جی رشی کو ناواقفی زبان کے باعث غلطی لگ گئی جو جرح قدح میرے بعض دلائل پر آپ کے کالموں میں ہوئی اگر آپ کی وسعت قلب اجازت دے تو آپ کے کالموں کے لئے میں اس پر کچھ لکھوں۔

میں آپ کو اپنی ایک تازہ تصنیف اسود حسنہ بھیجتا ہوں۔ آگرہ کا دوسرا لیکچر اس کتاب کا ایک خلاصہ تھا۔ آپ دیکھینگے کہ اس کتاب میں کہانتک رواداری اور وسعت قلبی سے کام لیا گیا ہے۔ اور کس طرح دیگر مذاہب کے ہادیوں کو عزّت اور مکرمت سے یاد کیا گیا ہے۔ کاش ہندوستان کا موجودہ مذہبی لٹریچر اس اصول پر آجاوے۔ تو پھر احقاق حق اور ابطال باطل میں دقّت نہیں رہتی

عزیز منزل نولکھا خواجہ کمال الدین

یہ مضمون دیر کا آیا ہوا تھا۔ مگر عاجز ایڈیٹر عارضہ آشوب چشم کے باعث اسے جلدی درج اخبار نہ کرسکا۔

KHILAFAT LIBRARY

پنجاب کے اخبار نوٹیس اور گورنمنٹ عالیہ

پنجاب کے اخبارات کی موجودہ روش کے متعلق ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب نے حسب ذیل اعلان مورخہ ۱۲ اکتوبر کو شائع کیا ہے :-

"ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب کو یہ دیکھ کر افسوس ہوا ہے کہ باوجودیکہ آنریبل مسٹر ڈوپی نے دو اخباروں سے ضمانت طلب کی تھی۔ اور دیگر اخبارات کو متنبہ کیا تھا اور لیڈروں کو یہ سمجھایا تھا کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرکے کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے پنجاب کے مختلف فرقوں کے پیرووں کے درمیان رنجش پیدا ہو۔ مگر آنریبل ممدوح کی یہ فہمایش رائیگاں گئی۔ مسلمانوں۔ سکھوں۔ ہندوؤں بلکہ ان فرقوں کی مختلف شاخوں کے درمیان دُشمنی اور مخاصمت پبلک اور پرائیوٹ زندگی کے شعبہ میں پائی جاتی ہے۔ اور یہ دشمنی مدراس اور دیگر مقامات میں بھی اپنا اثر دکھا رہی جہاں پہلے اس کا نام ونشان نہ تھا۔ اور اگر تھا تو بالکل خفیف۔ اس افسوسناک نتیجہ کی ذمہ دار ایک بڑی حد تک بہت سے اخبارات کی

KHILAFAT LIBRARY

روش ہے جو بجائے اس کے کہ ان اصلی فرائض کی بجا آوری کو اپنا مقصود قرار دیکر جن کی ایک روشن خیال پریس سے توقع کیجاتی ہے عامہ خلائق کے علم اور معلومات میں اضافہ کریں اور ملک کی سیاسی و تمدنی فلاح میں ساعی ہوں اپنے منصب خاص کو محض اس ذلیل غرض سے اشتعال انگیز مذہبی مباحث کا آلہ بناتے ہیں کہ اپنی اشاعت کو بڑھائیں۔ اخبارات کی یہ روش قابل درگذر نہیں ہے۔ اور چونکہ پنجاب میں عام طور پر جوش پھیل رہا ہے جو نہ صرف گورنمنٹ کی پریشانی کا باعث ہے بلکہ ملک کی اصلی ترقی کا مزاحم اور امن عامہ کے لئے خطرناک ثابت ہو رہا ہے۔ اس لئے ہز آنر لفٹنٹ گورنر بجبوری یہ عام اطلاع شائع کرتے ہیں کہ اگر کوئی اخبار یا مطبع اپنی اشتعال انگیز تحریر یا خلاف تہذیب مذہبی بحث و مباحثہ کا سلسلہ بہ خلاف ورزی قواعد نافذ الوقت جاری رکھیگا تو اس کے خلاف بغیر کسی مزید تنبیہ کے قانون کی پوری سختی عمل میں لائی جائیگی"۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ پنجاب کے بعض اخبار نویسوں نے اپنی روش اور اپنے طرز عمل کو اس درجہ پر پہنچا دیا ہے جس کیلئے ہز آنر بالقابہ کو کھلے الفاظ میں تنبیہ کرنی پڑی مگر ہم ہز آنر بالقابہ کی خدمت میں یہ عرض کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ ہز آنر نے اپنے فرمان میں جن علل کا اخبار نویسوں کو علت العلل قرار دیا ہے در حقیقت اخبار نویس کلیتاً اس کے سزاوار نہیں۔ اس کا نکاس یا سرچشمہ کا فوارہ در حقیقت اس چشمہ سے نہیں پھوٹتا۔ اگر زیادہ چھان بین۔ اور غور و خوض کی نگاہ سے دیکھا جاوے تو بعض ناعاقبت اندیش اخبار نویس ابتدا ہی سے ایک حد تک معاون ہیں علت نہیں۔ جب علت کو رفع کیا جاویگا معلول خود بخود رفع ہوجائیگا۔ اگر ہمیں موقع ملا تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اپنے کسی آئندہ نمبر میں نہایت وسعت کے ساتھ اس پر بحث کرینگے۔ پنجاب پریس کا فرض ہے کہ وہ اُن علل کو جنکی طرف ...

ایک نامعقول تجویز

بہت سے دیانندی اخبارات میں یہ تجویز پیش ہو رہی ہے کہ حضور عالم پناہ ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم دام سلطنتہٗ کی خدمت بابرکت میں بر موقعہ دربار کارونیشن دہلی آریہ سماج کی طرف سے ستیارتھ پرکاش کا انگریزی ترجمہ بطور نذر پیش کیا جاوے۔ اس تجویز کی نامعقولیت عیاں ہے۔ اگر کوئی آریہ سماجیوں کو دیانندی کہہ یا لکھ دے تو یہ حضرات چیتھڑوں سے باہر ہوجاتے ہیں۔ اب انصاف کا موقعہ ہے کہ چار وید اور چھ شاستروں کا تو کسی کو خیال ہی نہیں۔ لیکن دیانند کی بنائی ہوئی ستیارتھ پرکاش اپنے شہنشاہ معظم کی خدمت میں پیش کرنے کی تیاریاں کیجارہی ہیں۔ آریہ سماجیوں کو واجب ہے کہ یا تو وہ دیانندی ہونے کا اعلان کردیں۔ ورنہ اگر ویدک دھرم میں ہی رہنا ہے تو ملک معظم کی خدمت میں وید پیش کئے جانے واجب ہیں۔

نیز آریہ سماج کو اپنے بادشاہ کی وفاداری اور تابعداری اس امر کی اجازت نہیں دیتی کہ وہ کوئی ایسی کتاب حضور ملک معظم کی خدمت میں پیش کرے جس میں خود آنحضرت کے دین کے پیشوا حضرت مسیح علیہ السلام آپ کی بہترین وفادار و نمک حلال رعایا سکھوں اور ہندوؤں مسلمانوں جینیوں وغیرہ کے بانیان مذہب کی ذات پر نہایت غیر مہذبانہ اور فضول حملے کئے گئے ہوں۔ ہمیں اُمید ہے کہ جہاں آریہ سماج کے لیڈر اپنے بادشاہ کو ایسا تحفہ پیش کرنے سے عذر کرینگے وہاں دوسری طرف گورنمنٹ عالیہ بھی کسی ایسی نذر کو ہرگز پیش ہونے نہ دیوگی جس میں کہ حضور ملک معظم کی دیگر طبقات رعایا کی دل کھول کر دل آزاری کی گئی ہے ہاں اگر آریہ سماج چاہے تو وہ کوئی وید یا کوئی اور شاستر پیش کر سکتے ہیں جس میں کسی مذہب پر فضول حملے نہ کئے گئے ہوں۔ اس میں کسی کو اعتراض کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ (لائل گزٹ)

ایک ایڈیٹر کی عقل کا نمونہ

ایڈیٹر "نور" جن دنوں بعارضہ آشوب چشم مبتلا تھا۔ اخبار کے ذریعہ ناظرین اخبار سے استدعا کی تھی کہ نور کے ناظرین ازراہ کرم ایڈیٹر نور کے لئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس آزمائش سے نکالکر اپنی رحمت کی بادشاہت میں لا کھڑا کرے۔ جسکا مطلب صاف ظاہر ہے کہ بیماری ایک آزمائش ہے۔ نور کے ناظرین دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرماوے مگر اس پر پرکاش کے ودوان ایڈیٹر لالہ رادھا کشن بی اے تحریر فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا یہی معیار ہے تو دائم المریض سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل ہوگا"۔ اب ہم ایڈیٹر صاحب پرکاش کی خدمت میں سوائے اس کے اور کیا عرض کریں کہ ایڈیٹر صاحب ازراہ نوازش ذرا افیم کم کردیں۔

جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو مبارکباد

جناب ڈاکٹر صاحب اپنے فن کی قابلیت کے علاوہ جو اُنھوں نے لاہور میں پبلک رسوخ حاصل کیا ہے وہ شاید کسی دوسرے ڈاکٹر کو بہت ہی کم نصیب ہوگا۔

لاریب یہ ڈاکٹر صاحب کے اعلےٰ اخلاق کا پرتو ہے کہ جس سے اُنھوں نے پبلک کے دل کو موہ لیا ہے ہم خوش ہیں کہ گورنمنٹ عالیہ نے ڈاکٹر صاحب کی اعلیٰ قابلیت کو دیکھ کر بغیر امتحان کے ڈاکٹر ممدوح کو فرسٹ گریڈ کا ڈاکٹر بناکر ان کی قدردانی فرمائی ہے۔ اس کے لئے ہم تہِ دل سے ڈاکٹر صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

تجارت میں ہندو کیوں کامیاب ہیں اور مسلمان ناکام

یہ ایک سِر ہے جس کی گرہ کشائی کے لئے بہی خواہان ملت کو غور و خوض سے کام لینا چاہئے ہم اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کچھ عرض کرتے ہیں اُمید کہ یہ نسخہ مسلمان تجّار کے لئے ایک حد تک مفید ہوگا۔ شروع جون میں مجھے لاہور جانیکا اتفاق ہوا اور وہاں جاکر میں بعارضہ بخار مُبتلا ہوگیا۔ اور ایک ہفتہ تک بخار نے ایسا دبایا کہ جسم بہت ہی نحیف ہوگیا۔ اور بخار سے تھوڑا افاقہ ہونے پر میں بازار میں اپنے پارچات کے لیے کپڑا خریدنے گیا۔

سب سے پہلے ایک مسلمان بزاز سے ایک کپڑے کا نرخ پوچھا۔ اس نے اس کا نرخ ایسا گراں بتلایا گویا اس نے یہ سمجھ لیا کہ تمام دن میں میرے پاس یہی ایک خریدار آئیگا اس لئے تمام دن کا منافعہ اسی سے نکالنا چاہئے۔ میں ایسی گراں شرح سُنکر چپکے سے چلا آیا۔ آگے چلکر ایک ہندو دوکاندار کو کپڑا دکھانے کے لئے کہا۔ پہلے اس ہندو تاجر نے نہایت آؤ بھگت سے ہمیں بٹھلایا۔ اور پھر تین چار قسم کا کپڑا ہمارے آگے لارکھا۔ جس سے ہم نے دو سوٹوں کا کپڑا خریدا۔ اور ہندو سوداگر نے نہایت مناسب ریٹ پر وہ کپڑا ہمیں دیا۔ مگر جب ہم وہ کپڑا اپنے مکان پر لائے تو بعض دوستوں نے کوٹ کے کپڑے کو ناپسند کیا کہ اس کا رنگ کچّا ہے واپس کردو۔ چونکہ ہم نے دوکاندار کے ساتھ کوئی واپسی کا وعدہ نہیں کیا تھا اس لئے ہم واپس جاتے ہوئے ذرا ہچکچاتے تھے مگر دوستوں کے اصرار پر ہم کپڑے کو واپس لیکر دوکاندار کے پاس گئے کہ اس کا رنگ کچّا ہے بدلدو۔ دوکاندار جس کا نام لالہ گنپت رائے ہے اور جس کی دوکان بزار ہٹہ لاہور میں واقع ہے اس نے نہایت محبّت سے کہا کہ بہت اچھا بدل لیجئے۔ دُوسرا کپڑا ہمارے آگے لارکھا۔ مگر جب اس نے ماپ کر کپڑا پھاڑا تو اس کے دام زیادہ تھے۔ اور اتفاق سے اس وقت ہمارے پاس دام نہ تھے۔ ہم نے کہا کہ لالہ صاحب اس وقت ہمارے پاس دام نہیں ہیں۔ اگر آپ کو ہم پر اعتبار ہو تو کپڑا دیدو۔ میں پھر آکر دام دیدونگا۔ اگر اعتبار نہو تو کپڑا رکھئے۔ پھر آکر لے لونگا جس کے جواب میں دوکاندار نے کہا کہ مجھے آپ پر ایک آن کے لئے بھی بے اعتباری نہیں۔ اگر آپ چاہیں تو سو روپیہ کا مال لیجائیں اور جس وقت آپ کے پاس روپیہ ہو اُس وقت دیں یہ سُنکر میں ہکا بکا سا رہگیا اور خیال کیا کہ در حقیقت ہندوؤں کا تجارت میں کامیاب ہونے کا ایک یہی راز ہے۔ اگر مسلمان اپنے خریداروں سے ایسا برتاؤ کریں تو ان کی تجارت میں بھی ترقی ہوسکتی ہے

قابل توجہ کمیٹی نوٹی فائڈ ایریا قادیان

ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ احمدیہ محلہ کی وہ گلی جو دفتر تشحیذ الاذہان سے شروع ہوکر دفتر نور سے گذرتی ہوئی گرلز سکول تک پہنچتی ہے سخت گندی اور متعفن رہا ہے مگر ممبران کمیٹی نے کبھی اس کی اصلاح کے لئے تکلیف گوارا نہیں فرمائی۔ اس محلہ کی جائے وقوع کچھ اس قسم کی ہے کہ جس سے ممبران کمیٹی کا **حفظ ماتقدم** کے ضروری پہلو کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سب سے پہلے اس گلی کی اصلاح کرنی چاہئے تھی۔ ایک تو یہ محلہ عین تالاب کے سر پر واقع ہے جس سے ہر وقت ملیریا کا خطرہ رہتا ہے۔ دوم اس محلہ کے مشرقی جانب قریب تمام گانوں کا کوڑا کرکٹ جس میں بول و براز اور مردہ جانور کتے وغیرہ جیسی بدبودار چیزیں ہوتی ہیں جس سے عموماً اہل محلہ کو سخت بلکہ بعض اوقات ناقابل برداشت تکالیف کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے اور پھر اس سے جو گلی گذرتی ہے اکثر اوقات اُس کی حالت منڈاس سے بھی ابتر ہوتی ہے۔ حالانکہ اس محلہ کی مہذب آبادی اس امر کی مقتضی تھی کہ سب سے پہلے اس گلی کی اصلاح کی جاتی۔ کیونکہ دفتر تشحیذ الاذہان اور دفتر "نور" اور گرلز سکول اور حضرت خلیفۃ المسیح کا دولت خانہ اس محلہ میں واقع ہونے کے سبب سے اکثر لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہے ✚

ہمارے دفتر میں اس گلی کی نسبت بہت سی شکایات آچکی ہیں مگر ہم فی الحال اس نوٹس کے ذریعہ کمیٹی کے ممبروں کی توجہ اس ضروری اور لازمی امر پر منعطف کراتے ہیں کیونکہ طاعون کا موسم سر پر کھڑا ہے۔ اگر اسپر بھی منتظمی فاورنہ نے اس ضروری امر پر توجہ نہ فرمائی تو ہم اُن پبلک شکایات کو من و عن شائع کرنے کے لئے مجبور ہونگے ✚

پہلی آواز

ماہ ستمبر میں اخویم المکرم شیخ ہاشم علی صاحب گرداور قانون گوئے کا ایک مضمون شائع ہوا تھا کہ ہم اپنے ایک وقت

کے کھانے کو قربان کرکے سلسلہ عالیہ کے فنڈز کو مضبوط کریں۔ سو الحمدللّٰہ اس پر میرے غریب بھائی منشی عبداللہ خانصاحب احمدیؓ سکول ماسٹر اسمٰعیل شہر نے سب سے پہلے لبیک کہی ہے۔ اور اپنے خط میں ظاہر کیا ہے کہ میں عنقریب اس فنڈ میں ایک روپیہ بھیجدونگا۔ دیگر بہی خوان ملت کو بھی اس ضروری فرض پر توجہ فرمانی چاہئے۔ اس قسم کا جسقدر روپیہ آئیگا وہ کل کا کل لنگر فنڈ میں صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں بھیجا جائیگا۔ اور اس کی باقاعدہ رسید "نور" میں چھپتی رہیگی۔ یہ امر احمدیہ احباب سے پوشیدہ نہیں ہے کہ اس وقت لنگرخانہ کی حالت کیسی نازک ہے اس لئے نہایت سرعت کے ساتھ اس ضروری فنڈ کو مضبوط کرنا چاہئے۔

KHILAFAT LIBRARY

سکھوں کی طرف سے قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ اور ہمارا فرض

پیارے مسلمان بھائیوں کو شاید یہ بات معلوم نہیں ہوگی کہ ہمارے پیارے قرآن شریف کا ترجمہ ہمارے سکھ بھائیوں نے گورمکھی میں کرکے عام طور پر خالصہ بھائیوں میں اشاعت کی ہے اس کا دیباچہ جو لکھا گیا ہے وہ ایسا قابل اعتراض اور نامعقول ہے کہ مسلمان تو الگ ایک غیر مذہب کا منصف مزاج اور حق پسند بھی اس کے پڑھنے کو گوارا نہیں کریگا۔ چنانچہ ہم شہادت کے لیے مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر دیباچہ کا کچھ حصّہ نور کے ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

"جو رائے خلیفہ عمرؓ آج بتلاتا تھا وہی کل (حضرت) محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہدیتا تھا کہ مجھے خدا کیطرف سے الہام ہوا ہے ——— جب اُپر (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر) وحی نازل ہوتی تھی تو اس وقت وہ (آنحضرتؐ) اونٹ کی بولی بولا کرتا تھا اور اس کے (آنحضرتؐ) کے چہرے کا رنگ تغیر ہوجاتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔

محمدؐ صاحب جو عقل کی باتیں لوگوں سے سنتے تھے کچھ دیر بعد لوگوں کو وہی باتیں جتلاکر کہدیا کرتے تھے۔ کہ یہ الہام ہوا ہے۔ اور دوم توریت انجیل سے اچھی باتیں سُن سُناکر کہدیا کہ یہ الہام ہوا۔ دیکھو سورہ نحل"

یہ صرف مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر ہی اس سے آپ لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جن برادران وطن نے دیباچہ میں یہ غضب ڈھایا ہے ترجمہ میں کیا کچھ ستم بپا نہ کیا ہوگا۔ ممکن ہے بعض سکھ صاحبان نے بعض متعصب عیسائیوں کی کاسہ لیسی سے فائدہ اُٹھایا ہو اور اپنے خیال میں اسکو نقش فی الحجر سمجھ لیا ہو۔ مگر اس میں قصور کس کا سراسر ہمارا جنہوں نے آجتک صحیح ترجمہ غیر زبانوں میں لوگوں کے سامنے پیش نہ کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیحؑ اور حضرت مولوی محمدؐ علی صاحب نے یہ گورمکھی کا ترجمہ اور دیباچہ سُنکر یہ فرمایا ہے کہ ضروری گورمکھی میں ہی اس کا جواب دیا جاوے۔ سو عاجز ایڈیٹر نور نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے اسبات کا عزم بالجزم کرلیا ہے کہ سب سے پہلے اس دیباچہ کا صحیح طور پر مگر نہایت محبت کے ساتھ گورمکھی میں جواب دیا جاوے۔ اور ساتھ ہی اس کے قرآن شریف کے پہلے پارہ کا صحیح ترجمہ گورمکھی میں کرکے گورمکھی خواندہ پبلک میں مفت تقسیم کیا جاوے۔ اور اس کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے دوسرے پاروں کا بھی ترجمہ کیا جاوے۔

اگرچہ مجھے آنکھوں کی اس لمبی بیماری کے بعد آرام ہونے سے چاہئے تھا کہ ایک عرصہ تک تحریر کا کام اپنے ہاتھ میں نہ لیتا۔ مگر جس طرح آنسوؤں کا پینا محال ہے اسیطرح اس خیال کو ضبط رکھنا بھی مشکل ہے۔ اگر میں دیکھتا کہ میرا کوئی دوسرا بھائی گورمکھی میں اس کام کو کرسکتا ہے تو میں ضرور یہ بوجھ اس پر ڈالکر آپ آرام کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اسوقت کوئی ایسی صورت میسّر نہیں اور زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں اگر میں نے اس کے جواب میں تامل کیا تو ہوسکتا ہے کہ یہ حسرت دل کی دل میں ہی رہجائے۔ اور پھر جب میں محض پیارے قرآن شریف کے پرچار کے لئے قلم اُٹھاتا ہوں تو مجھے قوی اُمید ہے کہ میرا مولی اپنے پیارے کلام کی خاطر میری آنکھوں کو بھی آرام دیگا۔ کیونکہ تمام آرام وراحت اس کے قبضہ میں ہے۔ ناظرین دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس کام میں میرا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

خط وکتابت کیلئے چٹ نمبر ضرور دیں

کیا آپ نور کی توسیع اشاعت میں حصہ نہیں لینگے بعض دوستوں نے ایک ایک اور دو دو خریدار دیکر اپنے فرض سے سبکدوشی حاصل کرلی ہے مگر اکثروں پر یہ فرض یوں کا یوں ہی ہے اُمید کہ وہ دوست بھی بہت جلد اپنے فرض کو ادا کرکے سبکدوشی حاصل کرینگے۔ (ایڈیٹر)

ثمرہ وید اگر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے آریہ ورت (ہندوستان) کا نظارہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ لوگوں کی سوشل اور تمدنی حالت کس درجہ پر تھی اور کہ خداوند تعالیٰ کے وصال کے لئے کونسے ذرائع تھے یعنی مذہبی تعلیم کونسی تھی اور اسلام کے ظہور پُرنور نے ان کی سوشل اور تمدنی حالت پر کیا نمایاں اثر کیا تو یہ کتاب زیر طبع ہے قیمت ۸ پیشگی درخواست دالوں کو

(منیجر اخبار نور قادیان)

KHILAFAT LIBRARY

نور فطرت

فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا لاتبدیل لخلق اللہ ذالک الدین القیم ولکن اکثر الناس لایعلمون

(روم) خدا کا فطری دین وہی ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا۔ فطرت اللہ میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں یہی دین سیدھا اور پکا ہے۔ پر اکثر لوگ جانتے نہیں۔ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ کل مولود یولد علی فطرۃ فابواہ یہودانہ وینصرانہ و یمجسانہ" ہر ایک بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اپنے رنگ میں رنگین کر کے یہودی یا مجوسی یا نصرانی بنا لیتے ہیں

اس حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بچے اسلام کی فطرت ظاہر کرنیوالے ہوتے ہیں۔ اب اگر بچوں کی حالت پر غور کیا جائے تو اس سے اسلام کی فطرت بھی معلوم ہو جائیگی۔

معصوم بچے جب پیدا ہوتے ہیں تو ایک عرصہ تک ایک قسم کی بیہوشی کی حالت میں پڑے رہتے ہیں اُن کا نورانی چہرہ سب کو پیارا اور بھلا معلوم ہوتا ہے۔ کبھی کبھی جو وہ نہیں معلوم کیا سمجھ کر مسکرانے لگتے ہیں اُس مسکراہٹ میں ایسی چمک دکھائی دیتی ہے جو بہت ہی بھلی معلوم ہوتی ہے پھر وہ لڑکا جب کچھ بڑا ہوتا اور چلنے پھرنے لگتا ہے اُس وقت اُس کی ہنسی سے سارا گھر گونج اُٹھتا ہے۔ ان بچوں کی ہنسی سچے دل کی ہنسی ہوتی ہے۔ اور وہ لوگ جو رات دن فسق و فجور میں مبتلا رہتے ہیں جنکا دل اندر سے خوش نہیں ہوتا۔ جو اپنی نظروں میں آپ ذلیل معلوم ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی ہنس کر لوگوں پر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ وہ خوش ہیں۔ لیکن وہ اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوتے۔ صرف دانت نکالنے اور ہاہا کرنے سے ہنسی نہیں ہوتی۔ ہنسی دل سے ہوتی ہے۔ جب دل سچی مسرت کے جوش میں آکر ہنسے تو وہ ہنسی سچی اور دوسروں کو پیاری معلوم ہوتی ہے۔

پیاری چیز اس جہان میں سچائی ہے۔ منافق اور ریاکار لوگ دوسروں کو فریب دینا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ کسیکو بھی فریب نہیں دیتے۔ بلکہ اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں **یخادعون اللہ والذین آمنو وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون**

بچے کیسے سچے ہوتے ہیں۔ اُن کا دل سچا اُن کی باتیں سچی اُن کے سب کام سچے اُن کے کسی کام میں تصنع اور ریاکاری کو دخل نہیں۔ اُن سے جس قسم کی باتیں پوچھیں اگر وہ ہمارے سوال کو سمجھ اور بول سکتے ہیں تو سب سوالوں کا جواب ٹھیک ٹھیک دیدیتے ہیں اُن کا سادہ دل اس بات سے مطلق واقف نہیں کہ کونسی بات چھپانے کے قابل ہے اور کونسی کہنے کے لائق اُن کا نیک دل سب کو نیک سمجھتا ہے اُن کے دل میں یہ خیال ہی نہیں آتا کہ لوگ کسی بات کو بری نیت سے بھی پوچھتے ہیں ان بچوں کے دلوں میں غرور اور گھمنڈ مطلق نہیں ہوتا۔ اگر ایک ادنی اور رذیل آدمی بھی اُن سے پیار سے ملے تو اُن کی گود میں جانے کو مستعد ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ یہ کم رتبہ اور وہ عالی رتبہ ہے۔ اُن کی نظروں میں سب برابر ہیں جو اُن سے پیار سے ملے اُن سے پیار سے ملنے کو ہمیشہ طیار ہیں ان کی نظروں میں کرسی مونڈھا۔ شطرنجی۔ غالیچہ۔ قالین۔ فرش زمین سب برابر ہیں۔ جہاں بٹھا دیں بیٹھ جائینگے۔ ذرا بھی برا نہ مانینگے۔ اُن کے سادہ دلوں میں کسی کی طرف سے برائی نہیں جمتی۔ ابھی کسی نے ان کو دق کیا بلکہ مارا اور تھوڑی دیر کے بعد اُن سے پیار کی بات کی۔ سارا رنج وغم رفع ایسی خوشی کے ساتھ پھر اُس کے پاس جائینگے کہ کبھی رنج ہوا ہی نہ تھا۔ ہم لوگوں کی طرح لڑکوں کے دلوں میں برسوں تک رنج کی باتیں مخفی نہیں رہتیں اُن کے سارے دل میں کینہ کی گنجائش ہی نہیں۔

یہ چھوٹے بچے علم کے کیسے شائق ہوتے ہیں ہر وقت لوگوں سے پوچھتے ہی رہتے ہیں۔ یہ کیا ہے۔ کہاں سے آیا کیا نام ہے۔ اسی طرح سے ہزاروں باتیں پوچھ پوچھ کر دق کر دیتے ہیں۔ ہم لوگ جواب دیتے دیتے اُکتا جاتے ہیں پر وہ سوال کرنے سے نہیں تھکتے۔ ہر چیز کی ماہیت و اصلیت معلوم کرنے کی اُن کو کیسے خواہش ہوتی ہے۔ ابھی اُن کے ہاتھ میں کوئی ایسا کھلونا دیدو جس سے کچھ آواز نکلتی ہو۔ پھر کیا ہے فوراً اُن کے دل پر یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اسکو توڑ کر دیکھیں۔ اس کے پیٹ میں کیا ہے۔ ان بچوں کے سوالات میں سوائے علم کے اور کوئی دوسری غرض نہیں ہوتی۔ وہ نہیں جانتے کہ ان باتوں کے معلوم کرنے سے کیا فائدہ ہے اُن کو معلوم کرنے کی ویسی ہی فطری خواہش ہے جیسے بھوک یا پیاس۔ یہ لڑکے کیسے محنتی ہوتے ہیں۔ بیکاری اور کاہلی سے انہیں سخت نفرت ہوتی ہے۔ کسی جگہ بیکار یا پابند رہنا ان پر سخت ناگوار گذرتا ہے۔ گو ان کے ساری دھندے ہماری نظر میں محض لغو اور بیکار معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن کیسے سچے جوش سے وہ اُن میں مشغول رہتے ہیں۔ کبھی کوئی دیوار مٹی وغیرہ

ہو رہی ہے۔ کبھی ریتلی زمین پر کیاریاں بن رہی ہیں۔ کبھی لکڑی کا گھوڑا ران کے نیچے ہے۔ غرض جو کام ہے اُس میں ہمہ تن مصروف ہیں پسینے میں غرق ہیں۔ دھوپ میں جل رہے ہیں لیکن اپنے کام میں مشغول ہیں۔

ان بچوں کے دل میں کیسی سچی محبت ہوتی ہے سب سے بڑی چیز اس عمر میں محبت کے واسطے والدین ہوتے ہیں۔ کس محبت اور سچے پیار سے یہ بچے اپنے ماں باپ سے جا کر لپٹ جاتے ہیں کس کس طرح سے وہ اپنے والدین سے پیار کرتے ہیں رہ رہ کر اُن کے دلوں میں محبت کا جوش اُٹھتا ہے اور نئے نئے ڈھنگ سے اپنی محبت کو وہ ان پر ظاہر کرتے ہیں۔ ماں ان کو مارے وہ پھر بھی ماں ہی ماں پکارینگے اور اُسی سے لپٹے جائینگے۔ اگر وہ ماں کی گود میں ہیں تو پھر کیا ہیں شیر ہیں کسی سے بھی نہیں ڈرتے۔ اور اگر ماں سے الگ ہیں تو بہت ہی چھوٹا سا دل ہو رہا ہے۔ سب سے ڈر رہے ہیں۔ یہ بچے اکثر اپنی کھیل کود میں مشغول رہتے ہیں پر پھر پھر کر دیکھ لیتے ہیں۔ کہ اُن کی ماں پاس ہے یا نہیں۔ ماں نظر سے غائب ہے تو پھر کہاں کا کھیل۔ کہاں کا تماشہ سب پھینک پھانک کر چلّانے لگتے ہیں۔ اب رونے والے کو چپ کون کرا سکتا ہے۔ ماں ہی آئے تو چپ کرائے۔

KHILAFAT LIBRARY

ان بچوں کو جہان کی سب چیزوں سے دوستی ہے۔ آندھی چلے تو خوش۔ پانی برسے تو خوش۔ اولے پڑیں تو خوش۔ باجا بجے تو خوش۔ بعض وقت تو ایسے خوش ہوتے ہیں کہ مست ہو کر ناچنے لگتے ہیں۔ اور کیوں یہ خوش نہوں سچی خوشی نیکوں اور پاکدلوں کی ملک ہے وہ کون ہے جو اس بہشتی اور خوش نصیب زمانے کو یاد کر کے ٹھنڈی سانسیں نہ بھرتا ہو۔ اسی زمانہ میں ہم بھی حضرت آدم کی طرح اس جہان کے باغ میں دوڑتے پھرتے تھے۔ اور پاک خوشبوؤں کے بہشتی میوؤں کو خود خدا کے ہاتھوں سے لیکر کھایا کرتے تھے۔

اس وقت ہم غم و افسوس شرم و ندامت کو جانتے نہ تھے کہ کیا شئے ہوتا ہے کسی بزرگ نے اُس زمانے کی مسرت کو یاد کر کے کہا ہے ؎

طفلی کی جوانی میں مسرت نہیں ملتی
جو کھیل میں کھوئی ہے وہ دولت نہیں ملتی

لڑکپن اور ماں کا دامن ہے بہت اچھا بہشت
جب چلے پاؤں سر اپنے تب ہی سرگرداں رہے

سچ ہے جو سچی خوشی بچپن کے زمانے میں ہوتی ہے وہ کسی زمانے میں نہیں ہوتی۔

اس زمانہ میں انسان کی فطری سادہ حالت ہوتی ہے اور ہر ایک حرکت میں سچائی جلوہ گر گناہ کا میل اور دھبّا اُس کے دل پر بیٹھنے نہیں پاتا۔ اسلام بھی سچی حالت اور حقیقی مسرت دل میں پیدا کرنے کو بتاتا ہے اور بلاشبہ سچے مسلمان ہر حال میں خوش رہتے ہیں اور بچپن کی ننھی اور سادی حالت کو فطرت اسلام کہا ہے۔ اگر سچائی۔ عجز و انکسار علم کا عشق سچی محبت۔ محنت۔ سچی بشاشت ہر ایک بچہ کی فطرت میں داخل ہے تو جوانی میں انہیں کو حقیقی مشق اور عملی رنگ میں لے آنا ہے۔ اور یہی دین القیّم اسلام ہے۔ سب لڑکے بچپن میں فطرت اسلام میں پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اگر کہیں اُن کے والدین بدچلن اور بے دین ہوئے تو اُن کی مٹی خراب ہوئی۔ اُن کا سادہ دل بدیوں کے رنگ میں رنگا گیا۔ کیا ہی خوش نصیب وہ بچے ہیں جن کے والدین اُن کے کل نیک فطری اوصاف کو قائم رکھ کر نئی نیکیوں اور روحانی اور اخلاقی بھلائیوں کو اُن کے زرخیز دلوں میں بوتے ہیں اور اُن کو اس قابل بنا دیتے ہیں کہ وہ فطرت اسلام پر قائم ہو کر پکے مسلمان بن سکیں۔

جن لوگوں کے دلوں میں بچپن کی خوبیاں موجود ہوں اور وہ ایسے سچے ہوں کہ نہ زبان سے کبھی جھوٹ بولتے ہوں اور نہ ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاء سے کوئی جھوٹا کام کرتے ہوں اُن کے سچے دل۔ تکلّف۔ تصنّع اور مکاری کا نام تک نہ جانتے ہوں۔ اُن کے قلوب میں کل عالم کی سچی و فطری محبت موجود ہو۔ اُن کے علم کا شوق ایسا زور آور ہو کہ اگر میں بھی علم حاصل ہو تو سفر کے ڈر سے مُنہ نہ موڑیں۔ اُن کے دلوں میں غرور مطلق نہو۔ اُن کی ایماندار آنکھیں سب آدمیوں میں خوبیاں دیکھتی ہوں کسی کو اپنے سے کمتر سمجھ کر نفرت نہ کرتے ہوں اُن کے محنتی جسم کو کاہلی و سُستی ایک قید شدید معلوم ہوتی ہو۔ ہر ایک شغل میں دل بیار و دست بکار کے مصداق ہوں۔ یعنی دل خدا کی طرف اور ہاتھ کام میں لگے ہوں۔ جنکو تجارت اور دستکاری یاد خدا سے غافل نہ کرتی ہو۔ لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ و اقام الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ جن کی محبت خدا کے ساتھ ایسی زور آور ہو کہ جس وقت خدا کی مہربانی اُن سے جدا ہو تو جب تک مولا کی رحمت پھر نہ دیکھیں اپنا رونا چلّانا موقوف نہ کریں۔ والذین آمنوا اشد حبا للہ۔ اور اگر خدا کسی بات میں اُن کو سزا دے اور مصیبت میں ڈالے تو اُسی کی طرف دوڑیں۔ نہ کسی دوسرے سے مدد کے طالب ہوں۔ اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ان کے محبت دلوں میں شرک کی گنجائش ہو

مُخلصین لہ الدین حنفا) جو ہمیشہ خوش وخورم معلوم ہوں جن کو یہ جہان ایک نہایت ہی پیارا باغ معلوم ہوتا ہو۔ اس جہان کی ہر چیز کو دیکھکر اُن کا دل مارے خوشی کے اُچھلنے لگتا ہو۔ یتفکرون فی خلق السمٰوت والارض ربنا ماخلقت ھذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار - جو سورج کی خوبصورت روشنی۔ چاند کی خوشنما چاندنی۔ ستاروں کی خوشنما چمک۔ صبح کے سہانے وقت۔ دریا کی چمکیلی لہروں اور گھاس کے زمردی رنگ اور آسمان کے نیلے پن کو دیکھکر ایسے بشاش اور خوش ہوتے ہوں کہ بعض وقت مارے خوشی کے وجد میں آکر بیخود ہو جاتے ہوں اور وہ واقعیٔ فطرت اسلام پر چلنے والے اور سچے مسلمان ہیں۔ جنکو دُنیا و دین دونوں کی بھلائی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے یہی وہ مسلمان ہیں جنہوں نے فلاح پائی اولٰئک علی ھدی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون یہی ہیں جو دونوں جہانوں کی نعمتوں سے مالا مال ہو گئے۔ لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا والاخرۃ۔

KHILAFAT LIBRARY

السّلامُ علیکم

زمانہ حال کے مسلمانوں کی مذہبی حالت کو دیکھ کر کون سنگدل ہے جو اندوہگین نہو! کون آنکھ ہے جو آٹھ آٹھ آنسو نہ روئے۔ ہر ایک مذہبی حکیم عدم التفاقی کا درد۔ ہر ایک فرض و سنت متروک۔ طرفہ یہ کہ متروک کے قائم مقام ہیچ مثلاً "سلام علیکم" ہی کو دیکھئے۔ کہ مہذب اور شائستہ لوگوں کا تو یہ حال ہے کہ "السلام علیکم" کہنا ہی بے ادبی اور خلاف تہذیب سمجھا گیا ہے بجائے اس کے ہاتھ کھڑا کرنا اور آداب عرض کرنا تو اکثر گاہے تسلیمات عرض ہو رہا ہے اور ساتھ ہی اس کے جھکنے میں بھی اس قدر افراط ہے کہ قریب قریب رکوع کے ہو جاتا ہے۔

خیر یہ تو مہذب لوگوں کا حال ہے وحشیوں کا تو کچھ کہنا ہی کیا ہے ایک جاہل اس کے جواب میں "مولا علی مدد" کہتا ہے۔ اور نام پوچھو تو حیات بخش اور علیشاہ اور مردم شماری میں مسلمان۔ یہ تو مردوں کا حال ہے۔ عورتوں کا کیا کہنا جو عموماً دستور ہے کہ بڑی عورت چھوٹی کو سلام نہیں کہتی۔ اور جو کہتی ہے تو بجائے السلام علیکم کے ماتھے پر ہاتھ رکھ دیتی ہے میں نے کبھی کسی عورت کو نہیں دیکھا نہ سنا کہ اسکو چھوٹی لڑکی نے سلام کہا ہو تو اس نے وعلیکم السلام جواب دیا ہو۔ بلکہ کچھ کا کچھ کہیگی۔ مگر ٹھیک جواب نہ دیگی۔ ہم دُعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ ہمارے اسلامی بھائیوں کو ہر ایک اسلامی شعار کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

السلام علیکم کی فضیلت اور اُس کی تاکید

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب دو آدمی ملتے ہیں تو جوان میں سے خدا کے نزدیک مرتبہ میں بہتر ہوتا ہے وہ پہلے سلام کرتا ہے اور جو سلام کرنے سے رکتا ہے اور جی میں چاہتا ہے کہ پہلے مجھکو سلام کریں اُس کو خدا کے نزدیک اُس پہلے جیسی عزت نہیں۔ جب آنحضرت فداہ ابی اُمی علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ جو یہودیوں کے اکابر سے تھے آپ کی رونق افروزی سُنکر بشوق ملاقات حاضر ہُوئے تو آنحضرت صحابہ کو ان کلمات کی تلقین فرما رہے تھے کہ لوگو سلام پھیلاؤ اور مسکینوں کو کھانے کھلاؤ۔ اور رات کو جب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھا کرو۔ عبداللہ بن اسلام کہتا ہے کہ میں نے یہ کلمات سُنتے ہی جان لیا کہ یہ مُنھ جھوٹا نہیں پس مُسلمان ہوگیا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ کبھی بھی تم پختہ مسلمان نہوگے جب تک کہ آپسمیں محبت نہ کروگے اور محبت پھیلانے کا ذریعہ آپ نے یہ بتلایا کہ آپس میں ملتے وقت السّلام علیکم کہا کرو۔ خدا نے جب حضرت آدم کو پیدا کرد خدا نے جب حضرت آدمؑ کو پیدا کیا تو فرمایا کہ یہ فرشتوں کی جماعت بیٹھی ہے تو اُن کو السلام علیکم کہہ۔ پس تو اُن کے جواب کو سُنیو کہ وہ کیا کہتے ہیں جو کچھ وہ جواب دینگے وہی تیری اولاد کا آپس میں وقت ملاقات تحفہ ہوگا۔ پس آدمؑ نے جا کر فرشتوں کو السلام علیکم کہا اُنھوں نے بھی اُن کے جواب میں وعلیکم السلام کہا اور رحمۃ اللہ بھی ساتھ ملایا۔

سلے اس واقعہ سے عبداللہ بن سلام کی بڑی دور اندیشی ثابت ہوتی ہے اور یہ واقعہ بھی بانیٔ علیہ السلام کی نبوت کے لئے ثبت ہے اس لئے کہ عبداللہ نے جو ماہیت نبوت اور اُس کی خاصیت سے واقف تھا اور یہ جانتا تھا کہ نبوت کن اوصاف پر مبنی ہوتی ہے آپ کی اس پاک تعلیم سے یہ نتیجہ سمجھا کہ جس شخص کے دل میں خدا کی اتنی عزت ہے کہ علاوہ معمولی اوقات کے غیر معمولی وقتوں میں بھی اُسکی نظم سکھاتا ہے اور دو شخصوں کے ملتے ہوئے بھی امن قائم رکھنا چاہتا ہے جس کیلئے السلام علیکم کا عنوان تجویز کیا ہے۔ تو بیشک ایسا شخص ممکن نہیں کہ اپنے خدا پر افترا کرے۔ کہ ایک معمولی آدمی ہو کر مدعی نبوت ہو۔ واقعیٔ یہ بات جو عبداللہ بن اسلام نے اپنے جی میں سوچی تھی اس سے بڑھ کر کوئی عمدہ دلیل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ انسان کی تصدیق (بقیہ صہ ۱۳)

ایک جگہ فرمایا کہ ہر مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ بیماری میں خبر لینا۔ مرنے پر جنازہ پڑھنا۔ دعوت کرے تو قبول کرنا۔ چھینک مارے اور الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہنا۔ آگے پیچھے اُس کی خیر خواہی کرنا اور بڑی بات یہ ہے کہ ملتے وقت السلام علیکم کہنا۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ کہ جب کوئی شخص تم پر (ناواقفی میں) السلام علیکم کہے تو اُس کو مسلمان سمجھو اور کافر مت کہ ایک حدیث میں فرمایا جو شخص پہلے سلام کے کلام کرے اس کا جواب نہ دو۔ جو شخص آتے ہوئے سلام نہ کرے اُسکو کھانے کی دعوت نہ دو۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ بازار میں مجلسیں لگا کر نہ بیٹھا کرو۔ اگر تم کو ضرورت ہے تو بیٹھکر راستہ کا حق ادا کیا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ راستہ کا حق کیا ہے۔ فرمایا نظر نیچے رکھو چلتی پھرتی عورتوں سے نظر نہ لڑاؤ چلنے والوں کو تکلیف نہ دو بڑی بات یہ ہے کہ سلام کرو اور سلام کا جواب دو اور بھلی باتیں لوگوں کو بتلاؤ اور بُری سے روکو۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جب تُم کسی مجلس میں جاؤ تو جہاں تم کو جگہ ملے سلام کر کے بیٹھ جاؤ۔ اگر جانے لگو تو پھر بھی سلام کہو یہ نہ سمجھو کہ پہلا سلام ہی کافی ہے نہیں

KHILAFAT LIBRARY

پہلا سلام اپنے موقعہ پر تھا اور دوسرا اپنے مرتبہ پر۔ ایک جگہ فرمایا جب تم آپس میں ملو تو السلام علیکم کہا کرو۔ اگر علیحدہ ہو کر اُسی گھڑی ملو گو تُم میں ایک ہی دیوار کا فاصلہ ہو تو بھی پہلے سلام پر ہی قناعت نہ کرو۔ بلکہ دوسرا سلام کہا کرو۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ بازار میں بغیر کسی مطلب کے بھی چلے جاتے تھے۔ ایک روز کسی نے اُن سے پوچھا کیا وجہ کہ آپ بغیر کسی مطلب دنیاوی کے بھی بازار میں پھرتے ہیں اُنھوں نے کہا میں اس واسطے بازار میں پھرتا ہوں کہ لوگوں سے ملکر **سلام علیکم** کہوں۔ اگر کوئی مجھے سلام کہے تو میں جواب دوں تا مجھے ثواب حاصل ہو۔

ایک حدیث میں آپ نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے جو السلام علیکم سے بخل کرتا ہے۔ یعنی وقت ملاقات مسلمان بھائی کے السلام علیکم نہیں کہتا

یہ بھی آپ کا ارشاد ہدایت بنیاد ہے کہ جب کوئی شخص کسی کے مکان پر جائے تو پہلے السلام علیکم کہے۔ پھر بعد میں اجازت لیکر اندر جائے اندر جا کر پھر السلام علیکم کہے۔ جب واپس ہو تو پھر بھی السلام علیکم کہکر آئے۔ نیز فرمایا کہ جو شخص سلام علیکم نہ کہے اُسے اندر آنے کی اجازت نہ دو۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب تُم اپنے گھر میں داخل ہوؤ تو گھر والوں کو سلام علیکم کہا کرو۔ وہ سلام تمھارے اور تمھارے گھر والوں کے لئے موجب برکت ہوگا۔ بلکہ فرمایا جو کوئی سلام کہکر گھر میں داخل ہوتا ہے خدا اُس کے گھر میں صلح اور صفائی کا ذمہ وار ہے۔ یعنی اُس شخص کے گھر میں فساد نہیں ہوگا۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ اسلام کی عُمدہ خصلت غربا کو کھانا کھلانا اور واقف ناواقف پر سلام علیکم کہنا ہے۔

مژدہ! مژدہ!! مژدہ!!!

نور سے محبّت رکھنے والوں نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ یکم جنوری تک بفضل خدا "نور" کی اشاعت دو ہزار تک پہنچ جائے تاکہ یکم جنوری کے بعد نور بجائے پندرہ روزہ کے ہفتہ وار کی صورت میں جلوہ گر ہو۔

اگر ہر ایک نور کا خریدار ایک ایک خریدار پیدا کردے تو یہ سوال ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی طے ہوسکتا ہے۔

اور یکم جنوری تک جو خریدار نور کے لئے ایک خریدار پیدا کریگا سومنگلا جو اسّی صفحہ کی بنیظیر کتاب ہے مفت نذر ہوگی اور جو دو خریدار پیدا کرینگے آریہ دھرم کا فوٹو۔ ۱۴ صفحہ کی ایک نادر کتاب مفت نذر ہوگی

کیا اب بھی نور سے محبت رکھنے والے نور کی توسیع اشاعت میں بخل کرینگے (منیجر نور)

(بقایا صفحہ ۱۲) یا تکذیب کے لئے اُس کے حالات اور صفائی معاملات کا دریافت کرنا جسقدر مفید ہے۔ اس سے بڑھکر کوئی دوسری وجہ نہیں ہوسکتی یہی وجہ ہے کہ ہرقل بادشاہ روم نے جب حضور اقدس کے حالات دریافت کرنے پر آپ کے حالات ویسے ہی پائے جیسے کہ اہل اللہ کے ہوا کرتے ہیں وہی فیصلہ کیا کہ بیشک ایسا شخص جو معاملات دنیوی کو صفائی سے نباہتا ہے۔ ممکن نہیں کہ خدا پر افترا ئے نبوت کرے۔ اور بتلا دیا کہ بہت جلد اس کا ملک اور حکومت میرے تخت کی جگہ تک پہنچیگا چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ ہرقل مسلمان بھی ہوگیا۔

KHILAFAT LIBRARY

اسلامی سلام کا مقابلہ دیگر مذاہب کے سلام سے

یہ امر قدرتی طور پر مروج ہے کہ ہر مذہب و ملت کے لوگ جب ملتے ہیں تو پہلے اظہار مطلب کے کچھ نہ کچھ کلمات مُنہ سے کہا کرتے ہیں بعض رواج توان میں مذہبی ہیں اور بعض لوگوں کے ایجاد کردہ عیسائیوں میں مختلف طریق پائے جاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ملتے وقت ٹوپی اُتار لیتے ہیں اور زبان سے کچھ نہیں کہتے۔ یہ رواج اکثر انگریزوں میں ہے۔ دوسرا طریق جو عام طور پر دیسیوں اور انگریزوں میں ہے ہاتھ اُٹھا کر اشارہ کرتے ہیں۔ اور تکمیل اس کی مصافحہ سے ہوتی ہے۔ تیسرا طریق یہ ہے کہ موکھ سے (گڈ مورننگ) کہتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے "صبح اچھی" جس سے غالبًا ایک تفاول ہوتا ہے کہ زمانہ موافق رہے عجب نہیں کہ یہی طریق عیسائیوں کا مذہبی ہو۔

سکھوں کا سلام ملتے وقت "واہ گوروجی کی فتح" کہنا مذہبی طریق سمجھا گیا ہے جس سے غالبًا خدا سے فتحیابی کی درخواست ہے ؛

ہندوؤں کے کئی ایک فریق ہیں۔ سناتن دھرم پُرانے ہندوؤں کا رواج ہے کہ "پانوں پڑے" یا "رام رام" یا "جے ہری" کہا کرتے ہیں۔ آریہ لوگ جو اپنے کو بڑے محقق اور اہل تحقیق جانتے ہیں۔ جنہوں نے اپنی نئی روشنی کے جوش میں ہندو مذہب میں بہت کچھ تبدیلیاں بھی کی ہیں ملتے وقت "نمستے" کہا کرتے ہیں جس کے معنے ہیں "میں تیری تعظیم کرتا ہوں"

اسلام کا طریق مذہبی یہ ہے کہ ملتے وقت "السلام علیکم" کہیں جس کے معنے ہیں کہ "تم پر ہر طرح کی سلامتی ہمیشہ رہے" باقی طریق جو مسلمانوں میں مروج ہو گئے ہیں مثلاً ہاتھ اُٹھانا یا جھکنا، آداب عرض یا حضرت سلامت وغیرہ کہنا سو یہ مذہبی طریق نہیں اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ان طریقوں میں سے کونسا طریق بہتر اور بوقت ملاقات انسانی طبیعت کے مناسب ہے۔ ہندوؤں کا پانوں پڑے اور آریوں کا نمستے تو کسیقدر قریب قریب ہیں۔ اس لئے کہ پانوں پڑے سے وہی مراد ہے جو نمستے سے ہے۔ یعنی مخاطب کی عزت کرنا یہی وجہ ہے کہ ہندوؤں کے پنڈت نمستے کہلانیکا اپنے آپ کو مستحق جانتے ہیں اور خود دوسروں کے لئے یہ کلمہ کہنا پسند نہیں کرتے۔ بہرحال دونوں میں کوئی بڑا فرق نہیں۔

ایسا ہی سکھوں کی "واہگوروجی کی فتح" اور ہندوؤں کی "جے ہری" ایک ہی معنے دیتے ہیں۔ لیکن ان تینوں قوموں کے سلام سے مخاطب کے لئے کوئی فائدہ یا دعا نہیں۔ یہ کلمات ایسے ہیں کہ ایک مخالف بھی مخالف سے کہہ سکتا ہے۔ مثلاً نمستے جس کے معنے ہیں کہ "میں تیری تعظیم کرتا ہوں" ظاہری طور پر ایک معمولی بات ہی جس سے مخاطب کو کوئی فائدہ نہیں اور ایک دشمن بھی دشمن سے ظاہری الفاظ میں کہے تو اس کے معنے کسی طرح سے اسکو روک نہیں سکتے۔ ایسا ہی سکھوں اور ہندوؤں کا واہگوروجی کی فتح اور رام رام یا جے ہری وغیرہ کہنا گو ایک طرح سے مدد اور فتح کی درخواست ہے۔ لیکن خاص مناطب کے لئے نہیں۔ ایک دشمن اپنے جی میں عداوت چھپاکر بھی یہ کلمات کہہ سکتا ہے۔ یعنی یہ کہ خدا کی فتح مُنہ سے کہے اور نیت رکھے کہ میرے لئے ہو تو

(باعتبار الفاظ کے ٹھیک ممکن ہے۔ ایسا ہی عیسائیوں کا گڈ مورننگ زمانہ موافق ہوا کسی مخاطب کے لئے بالخصوص کسی کو فائدہ نہیں (باقی آئندہ)

ضروری اطلاع

شروع اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء کو "نور" کے جن معاونین اکرام کا چندہ اخبار ختم ہوچکا ہےان کی خدمت میں سال آئندہ کا چندہ وصول کرنے کیغرض سے یکم دسمبر کا پرچہ بذریعہ وی پی بھیجا جائیگا۔ بذریعہ خط اس امر کی علیحدہ اطلاع نہیں دی جائیگی اور جس صاحب کیطرف سے ممانعت کی تحریر نہ آئے سمجھ لیا جائیگا کہ وہ وی پی روانہ کرنے کی بونا فائیڈ اجازت مرحمت فرماتے ہیں۔ یقین ہے تمام مخلص معاونین وی پی وصول فرماکر اپنے کارخانہ کو مشکوری کا موقع دینگے۔ اور اسی پر اکتفانہ کرکے نور کی توسیع اشاعت میں پہلے سے زیادہ مربیانہ سعی فرماکر اس کی کرنوں کو دور تک پھیلاکر عنداللہ ماجور ہونگے۔ اس لئے کہ شروع سال کے موقعہ پر احباب واعزہ کو خریداری کی تحریک کرنا نسبتًا زیادہ موثر ہوتا ہے۔ یہ قومی اخبار جس خلوص قلب و صدق نیت سے پیارے اسلام کی بجا آوری خدمت میں مصروف ہے وہ ناظرین سے مخفی نہیں اس لئے اپنی ترقی اشاعت کے لئے اس کی تمام اُمیدیں ہمدردان قوم ہی کی نظر کیمیا اثر سے وابستہ ہیں۔ بلاشبہ ایک ایسے اخبار کی معانت اور اس کی ترقی میں سعی کرنا گویا ایک قومی فرض سے سبکدوش ہونا اور اپنی مدد آپ کرنیکے مصداق ہے۔ والسلام ؛

(بندہ محمد یوسف ایڈیٹر "نور" قادیان)

اہل اسلام کے فائدہ کی بات

ہماری معتبری

(۱) ہمارے زائد از ۱۰۵۰ حصّہ دار ہیں جن کا ۸۰ ہزار سے زائد روپیہ بنک میں ادا شدہ ہے۔ اور جن سے ۶ لاکھ تک روپیہ جمع ہوسکتا ہے

(۲) ہمارے پاس کئی ہزار اصحاب نے زائد از ۷ لاکھ روپیہ بطور امانت جمع کیا ہوا ہے ؛

(۳) ہماری بیس شاخیں مختلف صوبجات ہند میں قائم ہیں۔

(۴) ہمارے ڈائرکٹر صاحبان تمام باحیثیت اشخاص ہیں جن کے نام نامی ہماری ایمانداری وخوش معاملگی کا بدیہی ثبوت ہیں۔

قواعد بالکل سہل فوائد بیش از — تعداد ممبران بیش از

شادی فنڈ

متعلقہ

نیشنل انشورنس اینڈ بنکنگ کمپنی لمیٹڈ امرت سر

(۱) ہر ایک شخص خواہ مرد خواہ عورت خواہ بالغ خواہ نابالغ کسی عمر کا کسی مذہب وملت کا کسی حصہ ملک کا ہو ممبر ہوسکتا ہے ؛

(۲) تین درجے ہیں جس میں چاہو داخل ہو۔ تین۔ دو یا ایک روپیہ ماہوار دو اگر تینوں درجوں میں داخل ہونا چاہو تو بھی ہوسکتے ہو ؛

(۳) داخلہ سے ۸۰ اول بعد شادی کرنیوالوں کو حق وصولی تمبنول حاصل ہے۔

(۴) اگر کسی باعث سے شادی نہ ہو تو دیگر شخص کو نامزد کر کے روپیہ تقسیم لیجئے ؛

(۵) زر تقسیم بموجب شرح چندہ ومیعاد ممبری ملیگا۔ پندرہ گنا تک تمبنول مل سکیگا۔ جہاں معتبر ایجنٹ ہوگا وہاں دوگنی رقم دیں۔ شادی کے وقت دیجاویگی اور باقی سہ ماہی خاتمہ پر ؛

(۶) ہزاروں شخص ممبر بن رہے ہیں آپ بھی شامل ہوں ؛

(۷) کوئی سالانہ چندہ نہیں دینا پڑیگا ؛

(۸) داخلہ کی رقم روپیہ تمبنول سے وضع کیجاوے گی ؛

(۹) فارم درخواست وپراسپکٹس مفت ارسال ہوگا ؛

(۱۰) ایجنٹوں کی ہر قصبہ میں ضرورت ہے۔ کمیشن کے ماسوائے پنشن ملیگی ؛

(۱۱) کمپنی نے موت فنڈ بھی کھولا ہے ؛

ہماری کمپنی کے شادی فنڈ وموت فنڈ میں گو ہر مذہب کے اصحاب شامل ہو سکتے ہیں لیکن جتنا فائدہ ایسی دور اندیشی کی تجاویز سے اہل ہنود اُٹھاتے ہیں اتنا دیگر مذاہب کے نہیں اُٹھاتے۔ لہذا بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ ہمارے ان فنڈوں کا بنیادی اصول برادری کا اصول ہے۔ نہ کہ سود خواری اس لئے آپ بلاخوف تردید مذہبی عقائد اس میں شامل ہوکر مستفید ہوں شادی فنڈ میں اپنی دی ہوئی رقم کے پندرہ گنا تک آپ حاصل کر سکتے ہیں موت فنڈ میں آپ اپنے بال بچوں کو ورثہ میں پچاس روپے۔ یکصد ودوصد سے لیکر پانصد۔ ایک ہزار دو ہزار تک علی الترتیب جماعت اول دوم وسوم کے ممبر بلا امتحان طبی بنکر اور چندہ ۸ر ۴ر ۲ر ماہواری دیکر چھوڑ سکتے ہیں۔

ہماری جماعت ڈائرکٹران میں معزز اہل اسلام شامل ہیں جسکے باعث ہماری کمپنی قومی ہونیکا فخر کرتی ہے۔ آجتک ان دونوں فنڈوں میں تقریباً چودہ ہزار ممبر شامل ہو چکے ہیں آپ بھی ان برادریوں میں سے ایک یا دونوں میں حسب مرضی شامل ہوکر فائدہ اُٹھاویں ؛ مفصل قواعد بحوالہ اخبار طلب فرمائیں۔

المشتہر پرشوتم لال راجپال۔ بی۔ اے چیف منیجر نیشنل انشور اینڈ بنکنگ کمپنی لمیٹڈ امرتسر (پنجاب)

KHILAFAT LIBRARY

مفت! مفت!! مفت!!!

سوانحعمری حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جس نے ایسے دھندوکارہ کے زمانہ میں جبکہ نہ صرف پنجاب بلکہ کل ہندوستان پر بدیدینی کے گھٹاٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہوکر ان کے عقائد باطلہ کا کھنڈن کرکے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ یہ کتاب قطعی محققانہ اور مورخانہ پیرایہ میں لکھی گئی ہے قیمت صرف ۸/ ایکدرجن کے خریدار سے صرف ۱۲/ یعنی فی کاپی ۱/ جو خریدار نور کے دو خریدار پیدا کرے ان کو یہ مفت دیجائیگی۔ ملنے کا پتہ منیجر نور قادیان

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہاں ہر قسم کے عطریات گلاب۔ کیوڑہ۔ موتیا۔ چنبیلی حنا ہر باندی وغیرہ فیتولہ ۸/ سے لیکر (صر) تک اور تیل بالوں کا چنبیلی حنا وغیرہ فی سیر ایکروپیہ سے لیکر للعہ تک اور ہر قسم کے عطردان اور ہر قسم کی شیشیاں گلقند قوام تماکو خوردنی خمیرہ خوشبودار وغیرہ لوازمات از روے بازار نرخ ترمیم ہوتا رہتا ہے جو صاحب طلب فرمادیں معہ نام پورا پتہ خوشخط بنام کارخانہ ارسال فرماویں اجازت دیں یا پیشگی قیمت خصوصاً ریلوے پارسل کے لئے تو کچھ نقد ضرور آنا چاہیئے۔

المشتہر کارخانہ راحت روح عطریات قنوج۔ محمد عبداللہ و سعد اللہ احمدی سے ملسکتا ہے

KHILAFAT LIBRARY

سومنگلا

یہ ایک مذہبی دلچسپ ناول ہے جس میں رد تناسخ کی لغویت تناسخ کی خوفناک برائیاں تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتائج کو نہایت اعلےٰ کمال اور دلسوز پیرایہ میں دکھلایا گیا ہے قیمت صرف ۲/

ملنے کا پتہ منیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی گولیاں

جلاب کی گولیاں

رات کو گولی کھاکر سوجاؤ۔ دوسرے روز صبح کو دست صاف ہوجاویگا پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی حسب معمول کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی سولہ برس سے ڈاکٹر برمن صاحب مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں۔ ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہیئے۔ قیمت سولہ گولیوں کی ڈبیہ ۵/ ایک سے دو ڈبیہ تک معہ محصولڈاک ۵/

درد سر اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ بھر میں دور ہوجاتا ہے یہ دوا اس کو لحظہ میں پانی کردیتا ہے۔ درد ریاح جس سے ٹیس چبک پڑکر رگونمیں گھر جس اکن کنی سے کیلن چبھتا ہو تو دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہے۔ درد سر نصف سر میں ہو یا تمام سر میں کسی وجہ سے ہو درد ہونا فوراً دور ہوجاتا ہے۔ اس لئے یہ دوا ہر خاص و عام کو اپنے پاس رکھنی چاہیئے قیمت بارہ ٹکیوں کی شیشی ۵/ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیہ تک ۲/

عرق کافور اصلی

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے۔ اس لئے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا ۲۷ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ یہ گرمی کے دست پیٹ کا درد اور پسلی کے ... اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ہمیشہ ایک شیشی ... پاس رکھو قیمت فی شیشی ۸/ محصول ڈاک ایک شیشی سے چار تک ۵/

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا جاتا ہے رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازی پتیوں (ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ)

اصلی ممیرا اور ممیرا کا سرمہ و ست سلاجیت

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کے موافق طیار کیا گیا ہے اصلی ممیرا جسکو خود حضرت نے دیکھکر اصلی ممیرا ہونے کی تصدیق فرمائی اس میں ڈالا جاتا ہے۔ حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں کیونکہ کئی لاکھ افراد کا امام جو حیثیت اور تجربے بھی طبی امام کہلانیکا حقدار ہے اسکی مفید ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ یہ سرمہ دھند جالا پھولا اور دیگر امراض چشم کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول قسم فیتولہ ۱ع قسم دوم عہ قسم سوم عہ اصلی ممیرا فیتولہ ۵ع قسم دوم ۲ع

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل گیا جس کی عبارت یہ ہے: مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر اور جذام اور استسقاء زردی رنگ و تنگی نفس و شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست در مفاصل وغیرہ وغیرہ امراض کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ کے ساتھ استعمال کرو قیمت فیتولہ ۱۲/

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں۔ مشہدی۔ پشاوری اور بادامی۔ سیاہ اور سفید۔ ماشی۔ ریشمی۔ سوتی۔ شری صافے سفید۔ بادامی پشاوری ٹوپیاں اور زری کی پشاوری جوتیاں ہر قسم اور ہر قیمت کی مل سکتی ہیں +

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور